36617- آیت :{فمن تعجل فی یومین} کا معنی

سوال

میرا سوال حج میں جلدی کرنے کے بارہ میں ہے کہ جلدی کرنے والا شخص بارہ تاریخ کوہی کیوں سفر کرجاتا ہے اورتاخیر کرنے والاتیرہ تاریخ کوجاتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

:{فمن تعجل فی یومین} اس طرح جلدی توگیارہ تاریخ کوہونی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

آیت کا معنی یہ ہے کہ جوکوئی ایام تشریق کے دودنوں میں جلدی کرنا چاہے ، جوگیارہ اوربارہ اورتیرہ ذوالحجہ کوبنتے ہیں ، تواس طرح تعجیل یعنی جلدی بارہ تاریخ کو بنے گی ، لگتا ہے کہ سوال کرنے والے نے پہلادن عید کا شمار کیا ہے اس لیے وہ یہ سوال کررہا ہے ، اورایسا سمجھنا غلط ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں اپنے بھائیوں حجاج کرام کواس غلطی پرمتنبہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت سارے حجاج کرام یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے فرمان :

:{فمن تعجل فی یومین} کا معنی گیارہ تاریخ کومنی سے نکل جانے کوتعجیل شمار کرتے ہیں یعنی عیداورگیارہ تاریخ کودودن شمار کرلیتے ہیں ، حالانکہ معاملہ ایسے نہیں بلکہ انہوں نے غلط سمجھا ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

:{اورچند گنے چنے دنوں میں اللہ تعالی کا ذکرکروتوجوکوئی بھی دودنوں میں جلدی کرلے اس پرکوئی گناہ نہیں} ۔

اس آیت میں ایام معدودات یعنی چند گنے چنے ایام سے مراد ایام تشریق ہیں ، اورایام تشریق کا پہلادن گیارہ تاریخ کوبنتا ہے تواس طرح اللہ تعالی کے فرمان :{فمن تعجل فی یومین} کا معنی یہ ہوگا کہ : جس نے بھی ایام تشریق کے دودنوں میں جلدی کی جوکہ بارہ ذوالحجہ کا دن بنتا ہے اس پرکوئی گناہ نہیں لھذا انسان کوچاہیے کہ وہ اس مسئلہ کے بارہ میں مفھوم کوصحیح کرے تاکہ وہ غلطی کا مرتکب نہ ہو ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (566) ۔

واللہ اعلم